REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۱ر فتح ۱۳۳۹ ہش | ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۰ر دسمبر بوقت نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی مگر شام کو کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

سرگودھا، میانوالی، لائل پور اور جھنگ پر مشتمل نیا ڈویژن معرضِ وجود میں آ گیا

"ڈویژن کے علاقے میں زرعی اور صنعتی ترقی کی سکیموں کو بروئے کار لایا جائے" گورنر مغربی پاکستان کی ہدایت

لاہور ۱۰ر دسمبر۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے سرگودھا کے نئے ڈویژن کے قیام کے موقعہ پر متعلقہ حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ زرعی اور صنعتی ترقی کی سکیموں کو بروئے کار لا کر اس ڈویژن کے عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا کہ نئے ڈویژن کے علاقہ میں ترقی کے تمام وسائل موجود ہیں۔ اور اس ڈویژن کے باشندوں کا بھی ترقی کی جانب رجحان ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ زرعی و صنعتی ترقی کے وسائل سے مکمل استفادہ کے لئے متحد اور منظم کوشش کی جائے۔ آپ نے کہا کہ عوام کے معیارِ زندگی کو اس وقت تک بہتر نہیں بنایا جا سکتا جب تک ہم غذائی مسئلہ پر قابو نہ پالیں۔ علاوہ ازیں اس ڈویژن میں صنعتوں کو فروغ دینے کی طرف توجہ دی جائے۔ آج کل اس ڈویژن میں صنعتیں صرف چند خاص علاقوں میں محدود ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ دیہات میں بھی صنعتوں کا جال بچھایا جائے گا تاکہ دیہی عوام زراعت اور صنعت سے اپنا معیارِ زندگی بلند کرنے کی کوشش کریں۔

ملک امیر محمد خاں نے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کو یقین دلایا کہ حکومت عوام کی جانب سے ترقی کی رضاکارانہ سکیموں کو عملی جامہ پہنانے میں ہر قسم کی امداد دے گی۔ آپ نے کہا کہ حکومت کی کوئی کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک عوام کے دلوں میں ترقی کا جذبہ موجود نہ ہو۔ اور وہ اس سلسلہ میں حکومت سے تعاون نہ کریں۔ آپ نے کہا کہ بنیادی جمہوری اداروں کے قیام کا مقصد خود اعتمادی اور آپ اپنی مدد کرنا ہے۔ ان اداروں کو باہمی ترقی اور معاشرے کی اصلاح کے لئے مسلسل کوشش کرنی چاہئیے اور اس طرح دیہات کو مثالی بستیوں میں تبدیل کر دینا چاہئیے اس سلسلہ میں حکومت کسی قسم کے تعاون سے گریز نہیں کرے گی۔

صوبائی گورنر نے یہ الفاظ کل سرگودھا کے نئے ڈویژن کے قیام پر ایک پیغام کی صورت میں کہے۔ اس ڈویژن کے قیام کے سلسلہ میں کل سرگودھا میں ایک سادہ اور پُر وقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں اس ڈویژن کے چاروں اضلاع، سرگودھا، میانوالی، لائل پور اور جھنگ کے ضلعی افسروں اور بعض صوبائی محکموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس تقریب کی صدارت نئے ڈویژن کے پہلے کمشنر مسٹر نیاز احمد نے کی۔

سرگودھا ڈویژن کے کمشنر مسٹر نیاز احمد نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس ڈویژن کے قیام کی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالی۔ اور اس ڈویژن میں شامل اضلاع کے مختصر حالات بتائے۔ آپ نے اس ڈویژن کی مختلف ترقیاتی سکیموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مجموعی طور پر اس سال سرگودھا ڈویژن کے لئے بارہ لاکھ ۵۴ ہزار سات سو روپے ترقیاتی سکیموں پر خرچ ہوں گے۔ اور پروگرام کے مطابق اس سال صحت عامہ کے معاملات پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ اس ڈویژن کو اناج کا ذخیرہ شمار کیا جاتا ہے لیکن کچھ عرصہ سے پانی کی قلت سیم و تھور سے نقصان اور بعض دوسری وجوہ کی بنا پر اس ڈویژن میں اناج کی پیداوار بہتر نہیں رہی۔ آپ نے اس ڈویژن کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی کہ وہ غذائی صورتِ حال کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ اراضی کو زیرِ کاشت لائیں۔ آپ نے کہا کہ زرعی اصلاحات کے تحت حاصل شدہ اراضی اور اس ڈویژن میں دوسری سرکاری اراضی کسی صورت میں خالی نہیں رہنی چاہیئے۔ اور اسے زیرِ کاشت لانے کے لئے تمام وسائل کو بروئے کار لانا چاہئے۔ آپ نے محکمہ زراعت کے حکام کو ہدایت کی کہ وہ فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے لئے کاشتکاروں میں عمدہ بیج اور مصنوعی کھاد تقسیم کریں۔ اور فصلوں کی بیماریوں کی روک تھام کا بھی مناسب انتظام کریں۔

مسٹر نیاز احمد نے بتایا کہ واپڈا کے حکام نے سرگودھا ڈویژن میں سیم و تھور کے سدِ باب کے لئے مؤثر کام شروع کر رکھا ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ چند سال میں سیم زدہ اراضی کی حالت بہتر ہو جائیگی۔ آپ نے کہا کاشتکاروں کو آبپاشی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کے لئے ٹیوب ویل لگانے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ اس مقصد کے لئے کاشتکاروں کو مناسب تقاوی قرضے دینے کی ایک سکیم زیرِ غور ہے۔ اور اس کی منظوری کے بعد قرضوں کی ادائیگی کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ بنیادی جمہوری ادارے انتظامیہ کا ایک لازمی جزو بن گئے ہیں۔ اور پنچایتوں کی طرح انہیں الگ تھلگ نہیں رکھا جا سکتا۔ آپ نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کو قومی تعمیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے سرکاری حکام کا کام صرف عوامی نمائندوں کی راہنمائی کرنا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں ضلعی حکام کو ہدایت کی کہ وہ بنیادی جمہوریتوں سے گہرا رابطہ رکھیں۔ اور اس مقصد کے لئے اپنے علاقہ کے دور دراز کے دیہات میں جا کر لوگوں کے حالات و مشکلات معلوم کر کے انہیں حل کرنے کی کوشش کریں اور عوام کو ترقیاتی پروگرام سے بھی مطلع کرتے رہیں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ر دسمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں ربوہ کے مقامی احباب کو جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مکان پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں مہمان نوازی سے متعلق اسلام کی تعلیم اور صحابہ کی روایات پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی۔

اقوام متحدہ سے استصواب کرانے کا مطالبہ

نیویارک ۱۰ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۵ ایشیائی اور افریقی اقوام جنرل اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کریں گی۔ جس میں اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا جائیگا۔ کہ وہ خود الجزائر میں استصواب کرائے۔ تاکہ الجزائری عوام آزادی کے ساتھ اپنے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

نہرو سے بروہی کی ملاقات

نئی دہلی ۱۰ر دسمبر۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اے کے بروہی نے بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نہرو سے ملاقات کی اور دونوں ملکوں کے متعلقہ مسائل کے بارہ میں ان سے تبادلۂ خیال کیا۔

طالب علم سیاسیات اور ہنگاموں سے دور رہیں (منظور قادر)

حیدر آباد ۱۰ر دسمبر۔ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ سیاسیات اور کسی ایجی ٹیشن میں کوئی حصہ نہ لیں تعلیم میں پوری دلچسپی لیں۔ اور قومی مسائل کے ہر پہلو سے روشناس ہونے کی کوشش کریں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۱ر دسمبر ۶۰ء

سردار دیوان سنگھ صاحب کا مضمون اور ہفت روزہ "اقدام"

۲۰ر نومبر ۱۹۶۰ء کے ہفت روزہ "اقدام" لاہور میں ہندوستان کے مشہور و معروف صحافی سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون (ایڈیٹر ریاست) کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان "احمدیوں کی خویش نوازیاں" ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے اپنی زندگی کا ایک واقعہ بیان کیا ہے جو خود ان کے خلاف ایک عدالتی مقدمہ سے تعلق رکھتا ہے ہرچند کہ مضمون کا عنوان جو غالباً ایڈیٹر اقدام کا تجویز کردہ ہے اپنے عرفی معنوں کے لحاظ سے ہمارے نزدیک قابلِ اعتراض ہے اور اس کے مندرجات بھی ہمیں واضح تضاد کی بناء پر من و عن درست معلوم نہیں ہوتے لیکن مضمون کا انداز بتا رہا ہے کہ سردار دیوان سنگھ صاحب موصوف نے یہ مضمون اپنے انداز میں احمدیوں کے بعض قابلِ قدر اوصاف پر روشنی ڈالنے کے لئے لکھا ہے اور اگرچہ بعض مقامات پر الفاظ محتاط نہیں ہیں اور ان میں غیر شعوری طور پر رنگ آمیزی بھی آگئی ہے تاہم ان کی غرض احمدیوں کو بدنام یا مطعون کرنا نہیں بلکہ ان کے بعض اوصاف بیان کرنا اصل مقصد ہے۔ وہ احمدیوں کے بلند کردار، اعلیٰ اخلاق، ان کی دینداری، امانت و دیانت اور اخلاص و محبت کے ہمیشہ ہی معترف رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ چنانچہ زیرِ نظر مضمون میں بھی جا بجا اس کا اعتراف موجود ہے مثال کے طور پر مضمون کے شروع میں ہی سردار صاحب فرماتے ہیں:-

"مجموعی حیثیت سے دوسرے مسلمانوں کے مقابلے پر احمدی حضرات میں بہت زیادہ صفات موجود ہیں یعنی ان میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو گا جو نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو اور اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنا سب کچھ نثار کرنے پر تیار نہ ہو۔"

اسی طرح وہ مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں:-

"مجھے کسی مذہب سے بھی کوئی دلچسپی نہیں بلکہ خدا کے متعلق بھی میرا یقین ایسا ہی ہے جسے پنجابی زبان میں "ڈھل یقینی" کہا جاتا ہے۔ مگر جب احمدیوں کے اخلاص، ان کی محبت، ان کی دوست نوازیاں اور ان کی خویش پروریاں اور ان کے بلند کردار کو دیکھتا ہوں تو جی چاہتا ہے کہ احمدیوں کی قربت حاصل ہو۔"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ سردار صاحب احمدیوں کے بلند کیریکٹر کے نہ صرف پہلے قائل تھے بلکہ اب بھی قائل ہیں۔ اپنے رنگ میں انہوں نے جن "دوست نوازیوں اور خویش پروریوں" کی طرف اشارہ کیا ہے ان کے نزدیک وہ اپنی ذات میں حق اور صداقت پر مبنی ہوتے ہوئے قابلِ ستائش ہیں نہ کہ قابلِ مذمت۔ بلکہ وہ انہیں اس حد تک قابلِ تعریف سمجھتے ہیں کہ وہ ان کے بلند کیریکٹر پر ایک دلیل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر ان کی مراد کسی ناجائز یا مذموم قسم کی دوست نوازی اور خویش پروری کی نشاندہی کرنا ہوتی تو وہ ایسے لوگوں کو جو حق و انصاف کا خون کرتے ہوئے دوست نوازی اور خویش پروری کے عادی ہوں بلند کیریکٹر کا مالک اور دیندار کیسے قرار دے سکتے تھے؟

یہ امر ہی اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے کہ مضمون کی اشاعت کے بعد مدیر "اقدام" نے اپنے ۲۷ر نومبر کے پرچے میں "میٹھا میٹھا ہپ ہپ" کے زیرِ عنوان سردار صاحب کے مضمون کو جو رنگ دینے کی کوشش کی ہے اور اسے احمدیوں کی کمزوری پر محمول کرتے ہوئے انہیں مطعون کرنا چاہا ہے۔ وہ سردار صاحب کے اصل منشاء اور ان کے مضمون کی روح کے سراسر منافی ہے۔

رہا وہ واقعہ جو سردار صاحب نے اپنے مضمون میں بیان کیا ہے اس کی بیان کردہ بعض تفصیلات کسی قدر غیر محتاط اندازِ بیان اور افتادِ طبع کے نتیجے میں غیر شعوری رنگ آمیزی کے باعث محلِ نظر ہیں۔ بیان کردہ واقعہ کا ماحصل یہ ہے کہ جس زمانے میں سردار صاحب کے خلاف گوڑگانوں کی ایک عدالت میں نوٹوں کا مقدمہ چل رہا تھا سردار صاحب کے کہنے پر شیخ اعجاز احمد صاحب نے میاں عبدالرشید صاحب تبسم کو ایک احمدی افسر چوہدری فقیر محمد صاحب پراسیکیوٹنگ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا اور از خود ہی یہ کہہ دیا کہ گویا چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے حکم سے یہ سفارش کی گئی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ بقول مضمون نگار چوہدری فقیر محمد صاحب نے مقدمہ میں دلچسپی لینی ترک کر دی اور سردار صاحب اس مقدمہ میں بری ہو گئے۔ سردار صاحب کے مضمون کی روح کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک ظاہر بین یہ دھوکہ کھا سکتا ہے یا عمداً بات کا بتنگڑ بنانے والا دوسروں کو دھوکہ دے سکتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ سفارش بھی ناجائز تھی اور چوہدری فقیر محمد صاحب کا سردار صاحب کے خلاف دلچسپی نہ لینا بھی ناجائز تھا لیکن سردار صاحب کا ہرگز نہ یہ منشاء ہے اور نہ مضمون ہی اس کا متحمل ہے۔ جیسا کہ خود مضمون سے ظاہر ہے سردار صاحب کو شکایت یہ تھی کہ چوہدری فقیر محمد صاحب اپنے فرائض کی ادائیگی کے جوش میں ان کے خلاف "غیر ضروری دلچسپی" لے رہے تھے جو سردار صاحب کے بیان کے مطابق انصاف کی رو سے درست نہ تھی۔ سردار صاحب کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ فی الواقعہ اس کیس میں مجرم ہی تھے۔ ایسی صورت میں سردار صاحب کا اپنے کسی دوست سے استمداد چاہنا اور اس دوست کا ازراہِ ہمدردی مدد کرنا اور حقیقتِ حال سے آگاہ ہو جانے کے بعد چوہدری فقیر محمد صاحب کا سردار صاحب کے خلاف "غیر ضروری دلچسپی" لینے سے باز آجانا حقیقتہً قابلِ اعتراض نہیں رہتا۔

ویسے بھی چوہدری فقیر محمد صاحب جنکی طرف بعض الفاظ منسوب کئے گئے ہیں عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں۔ وہ اب اس معاملے میں کوئی شہادت نہیں دے سکتے اور ظاہر ہے کہ اس معاملہ میں اصل شہادت انہی کی ہو سکتی ہے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں وہ ایک دیندار اور متقی انسان تھے۔ اور جماعت کی اس تعلیم کو جانتے تھے کہ شفاعتِ سیئہ جو انسان کو دیانت اور انصاف کے راستے سے ہٹا دے ہرگز جائز نہیں ہے بالغرض اگر انہوں نے کوئی بات کہی ہو گی تو غالباً مزید معلومات حاصل ہونے پر یہ محسوس کر کے کہ سردار دیوان سنگھ صاحب اس معاملے میں مظلوم ہیں ہمدردی کے رنگ میں کہی ہو گی۔ بسا اوقات دورانِ مقدمہ میں کوئی ایسی بات آجاتی ہے جس سے استغاثہ کی رائے بدل جاتی ہے اور دیانتداری کا تقاضا یہی ہے کہ حقیقت ظاہر ہونے پر اپنے طریق میں تبدیلی کر لی جائے جو بات چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم کی طرف منسوب کی گئی ہے اس کا راوی تبسم صاحب کو ظاہر کیا گیا ہے اور بہت ممکن ہے کہ تبسم صاحب نے چوہدری فقیر محمد صاحب کے الفاظ بیان کرنے میں الفاظ کا خیال نہ رکھا ہو۔ اور سردار صاحب کی ہمدردی میں ان کو خوش کرنے کے لئے اپنی طرف سے الفاظ کو زور دار بنا دیا ہو۔ اگر لمحہ کمال کے طور پر مفروضہ کے رنگ میں یہ قیاس بھی کر لیا جائے کہ چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم سے اس معاملہ میں جماعت کے مسلّمہ طریق اور تعلیم کے خلاف کوئی بات ہوئی تھی (جسے ہم تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں) تو پھر بھی یہ ایک فرد کا فعل سمجھا جائے گا اسے عمومیت کا رنگ دینا جیسا کہ ایڈیٹر اقدام نے کیا ہے کسی طرح جائز نہیں بلکہ عداوت اور بدنیتی کی علامت ہے۔

پھر اس واقعہ میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا نام قطعی طور پر بلا وجہ لایا گیا ہے۔ خود بیان کردہ واقعہ کی رو سے وہ موقعہ پر موجود نہ تھے اور نہ انہوں نے کوئی بات سنی اور نہ کہی۔ ہم ہرگز باور نہیں کر سکتے کہ شیخ اعجاز احمد صاحب نے چوہدری صاحب موصوف کی طرف از خود یہ بات منسوب کی ہو گی کہ "یہ چوہدری صاحب کا حکم ہے"! اس کی حیثیت زیبِ داستان سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ ہمارے علم میں سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایک شریف اور دوست نواز انسان ہیں اور اپنے خیال کے مطابق مظلوم کی حمایت کرنا ان کا عموماً شیوہ رہا ہے اور اس بناء پر وہ تعریف کے مستحق ہیں۔ بایں ہمہ ان کی مطبوعہ کتاب "ناقابلِ فراموش" سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے طبعاً دوستی کے معاملے میں ان اصولوں کو ملحوظ نہیں رکھتے جو اسلام نے بیان کئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے غیر شعوری طور پر اس واقعہ کو بھی اپنی طبیعت کی افتاد کے مطابق رنگ دے دیا ہے جس سے ایڈیٹر صاحب اقدام نے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ان کا دوسرا نوٹ "میٹھا میٹھا ہپ ہپ" بتاتا ہے کہ انہوں نے یہ بات جماعت کو بدنام کرنے کی غرض سے شائع کی ہے۔ گو خود سردار صاحب موصوف کا ہرگز یہ منشاء نہیں تھا ورنہ وہ جماعتِ احمدیہ کے خلوص اور بلندیٔ کردار کا اپنے مضمون میں بار بار ذکر نہ کرتے۔

جہاں تک سفارش کا تعلق ہے ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید نے دو قسم کی سفارشوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے اس نے ایک قسم کی سفارش کو شفاعتِ حسنہ قرار دیا ہے اور دوسری نوعیت کی سفارش کو شفاعتِ سیئہ کے الفاظ سے یاد کیا ہے اس کے نزدیک جہاں شفاعتِ حسنہ قابلِ تعریف ہے وہاں شفاعتِ سیئہ قابلِ ملامت ہے اسلام کی اس واضح تعلیم کی موجودگی میں جسے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے بار بار جماعت کے سامنے بیان فرمایا ہے۔ کوئی سچا احمدی شفاعتِ سیئہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے متعدد مرتبہ اپنے خطبات

اور تقاریر میں اس مسئلہ کو واضح فرمایا ہے اور شفاعتِ سیئہ کی نہایت زوردار الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے احباب جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ اس سے مجتنب رہیں۔ مثال کے طور پر ہم حضور کی ایک تقریر کا اقتباس یہاں درج کرتے ہیں حضور فرماتے ہیں:-

"میں قاضیوں اور ناظروں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بہت احتیاط سے کام لیا کریں۔ اگر کوئی ان کے پاس کسی کی سفارش کرے تو ہرگز پرواہ نہ کیا کریں خواہ وہ کتنا بڑا آدمی کیوں نہ ہو (بلکہ حق و صداقت پر قائم رہیں)" (الفضل ۵ راگست ۳۶ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ اس بارے میں جماعت کے مسلک کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں اور اس بارہ میں مزید کسی وضاحت کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ جماعتِ احمدیہ جو دنیا میں اسلام کے از سر نو احیاء کی علمبردار ہے اور اسکی دیانتداری اور بلند کرداری کے خود سردار صاحب اور ایک دنیا معترف ہے ناجائز سفارش کو جو ظلم و تعدی کا ذریعہ بنتی ہے ایک بہت بڑی معصیت تصور کرتی ہے۔ اس کے افراد جو بقول سردار صاحب "خدا سے اس قدر ڈرتے ہیں جس طرح گھوڑا سائے سے بدکتا ہے" کبھی ایسے مرتکب نہیں ہوسکتے۔ بیشک قرآنی اصل کے مطابق جماعتِ احمدیہ کا یہ اصول ہے کہ ہر مظلوم شخص کی بلا لحاظِ مذہب و ملت مدد کرنی چاہیئے اور جماعت میں اس کی سینکڑوں مثالیں پائی جاتی ہیں کہ احمدیوں نے نہ صرف غیر از جماعت لوگوں کی بلکہ غیر مسلموں تک کی محض للہ مدد کی ہے۔ مگر دیانتداری کے رستہ کو چھوڑ کر کسی ظالم کی ظلم کے معاملہ میں مدد کرنا جماعت کی تعلیم کے صریح خلاف ہے اور کوئی سچا احمدی کبھی اسکا مرتکب نہیں ہوسکتا۔

نوٹ:- ہفت روزہ "اقدام" نے اپنے ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۰ء کے شمارہ میں اپنے سابقہ نوٹ بعنوان "میٹھا میٹھا ہپ ہپ" کے بارہ میں معذرت شائع کی ہے اور لکھا ہے کہ اس نوٹ سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں تھی اور نہ ہی احمدی حضرات کے کردار پر کسی قسم کے حملہ کی کوشش تھی اگرچہ اقدام نے معذرت شائع کردی ہے اور ہمیں اس معذرت سے خوشی ہوئی لیکن ہمارے خیال میں معاصر کی پھیلائی ہوئی غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے لہٰذا ہم نے مندرجہ بالا نوٹ جو معذرت سے پہلے کا تحریر کردہ ہے اسی غرض سے شائع کیا ہے۔

جہاں میں تو نے مجھے اعتبار بخشا ہے

خدا کا شکر دلِ بیقرار بخشا ہے
سکونِ مرگ نہیں اضطرار بخشا ہے

اگرچہ تیری خطا مجھ سے بار بار ہوئی
ترے کرم نے مگر بار بار بخشا ہے

بھڑک ہی اٹھے ہیں آخر مرے خس و خاشاک
ازل کی آگ سے تو نے شرار بخشا ہے

الٰہی بخش مجھے اعتدال کی توفیق
جو نیک و بد کا مجھے اختیار بخشا ہے

جو سرخرو ہوں زمانے میں تیری رحمت سے
جہاں میں تو نے مجھے اعتبار بخشا ہے

جھٹکنے دیتا تھا جس کو نہ اپنے پاس کوئی
مسیحِ وقت کا قرب و جوار بخشا ہے

ثاقب

اسلام میں تقسیم وراثت کے اصول اور انکا فلسفہ

از افادات مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب استاذ الجامعہ
مرتبہ محمد یوسف صاحب سلیم بی اے متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(قسط ۲)

عرب جاہلی میں میراث

زمانہ جاہلیت میں عرب اپنی پیش رو اقوام سامیہ کے رواج کے مطابق وراثت کی تقسیم کیا کرتے تھے۔ ان کے ہاں بھی قبائلی نظام کی مضبوطی ایک مسلّمہ حقیقت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اپنی بیٹیوں، ماؤں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو حق وراثت سے محروم رکھتے۔ میت کا بڑا بالغ لڑکا وارث ہوتا اگر وہ نہ ہوتا تو بالعموم بڑا بھائی وارث بنتا اگر یہ بھی نہ ہوتا تو چچا کا لڑکا حقدار ہوتا غرض عورت اس نظام میں کلی طور پر وراثت سے محروم تھی بالعموم اصول یہی تھا کہ جو شخص کنبہ کی سرداری کا اہل ہے اور اس کی ضروریات کی دیکھ بھال کرسکتا ہے وہ مرنے والے کی جائداد کا وارث ہو اور اس نظام کی انہیں ضرورت بھی تھی۔ کیونکہ وہ غارت گر اور جنگجو تھے ہر لمحہ انہیں اپنے سردار کی رہنمائی کی ضرورت رہتی ہے۔

شریعت یہود میں وراثت کے اصول

یہودی میراث کے معاملہ میں تورات کی ہدایات پر عمل پیرا ہیں۔ ان کے نزدیک وراثت کا اولین حقدار لڑکا ہے۔ اور اگر کئی لڑکے ہوں تو سب سے بڑے لڑکے کو دوسرے بھائیوں کے مقابلہ میں دگنا ملے گا۔ لڑکیوں کے بارہ میں ان کے ہاں یہ رواج ہے کہ اگر کسی لڑکی کا باپ فوت ہو جائے اور وہ ۱۸ اٹھارہ سال کی عمر کو نہ پہنچی ہو تو اس کی پرورش اور دوسری ضروریات کے اخراجات ترکہ سے ادا ہوں گے۔ اس کے بعد وہ اپنے مرحوم باپ کی وراثت سے حصہ پانے کی مجاز نہیں رہے گی اگر میت کا لڑکا نہ ہو تو وراثت پوتے کے نام منتقل ہو جائے گی پوتے کی عدم موجودگی میں بیٹی وارث ہوگی۔ اگر بیٹی بھی نہ ہو تو پھر بیٹی کی اولاد وارث بنے گی۔ اگر دو بیٹے بھی نہ ہوں تو پھر پوتوں کی اولاد اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو پھر پوتیوں اور دوہتیوں کی اولاد وارث ہوگی۔ غرض یہودی شریعت میں فروع کی عدم موجودگی کی صورت میں ہی جدی رشتہ دار وارث ہوسکتے ہیں۔ پھر ان میں سے سب سے مقدم باپ ہے ایسی صورت میں وہ سب کا سب ترکہ لے گا۔ اگر باپ نہ ہو تو دادا اگر یہ بھی نہ ہو تو باپ کی طرف سے جو اس کے اصول ہیں مثلاً چچے وغیرہ اگر یہ اصول بھی نہ ہوں تو میت کے رشتہ دار علی حسب المراتب وارث ہوں گے پہلے درجہ کے اقارب مثلاً بھائی اور چچے دوسرے درجہ کے اقارب مثلاً بھتیجوں اور چچا زاد بھائیوں پر مقدم ہونگے لیکن یہ اصول پانچ درجوں تک چلتا ہے اسکے بعد سب رشتہ دار مساوی الحق ہو جاتے ہیں۔ اگر میت کا اس قسم کا کوئی رشتہ دار نہ ہو یعنی نہ اصول میں نہ فروع میں اور نہ ہی متعلقات میں تو پھر اس کا مال مباح سمجھا جاتا جو شخص اس پر سب سے پہلے قبضہ کر لیتا وہی مالک بن جاتا اگر کسی شخص کے مرنے کے وقت اس کا اپنا بیٹا حمل میں ہوتا تو پیدائش کے بعد وارث ہوتا لیکن کسی اور حمل کو یہ حق نہیں دیا جاتا تھا اگر کوئی لڑکا اپنے ماں باپ کو شدید طور پر مجروح کر دیتا تو حق وراثت سے محروم ہو جاتا نہ وہ اپنے باپ کا وارث ہوتا اور نہ کسی دوسرے رشتہ دار کا۔ اگر کوئی بھائی بے اولاد مر جاتا تو اسکے زندہ بھائی پر واجب ہوتا کہ اسکی بیوی سے نکاح کرے۔ اور اس سے جو بچہ پیدا ہو اس کا وہی نام رکھا جائے جو اسکے بھائی کا تھا۔ اور وہی اس کا وارث ہوتا گویا مرنے والے بھائی کا وارث پیدا کرنا زندہ رہنے والے بھائی کے ذمہ ہوتا۔

قدیم یونانیوں میں وراثت کے اصول

قدیم یونانیوں کے اصول وراثت وہی تھے جو قدیم رومیوں میں رائج تھے ان کے اصول میں حسن اسی وقت آیا جبکہ یہ قومیں مشرقی اقوام سے اختلاط پذیر ہوئیں البتہ یونانیوں میں وصیت کو خاصی اہمیت حاصل تھی لیکن اس وصیت کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا تھا مثلاً اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا کہ یہ وصیت وطن یا قبیلہ یا کنبہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ تو ثبوت بہم پہنچانے پر اس وصیت کو مسترد کیا جاسکتا تھا۔ کیونکہ یونانی تمدن میں تمام اموال کو اصولاً قومی دولت تصور کیا جاتا تھا اسلئے ہر قبیلہ کا سردار حکومت کی طرف سے وکیل

اور نگران کی حیثیت رکھتا ۔ وصیت کی صورت میں جب موصی مرجاتا تو موصی لہٗ اس کا قائمقام ہوتا ۔ وہ کنبہ کے اموال اور افراد پر تصرف کا اختیار رکھتا ۔ حتّٰی کہ مرنے والے کی عورتوں پر بھی اسے اختیار ہوتا وہ چاہتا تو ان کو شادی کی اجازت دیتا اور چاہتا تو روک دیتا ۔ پس مرنے والا شخص بعض شرائط کے ساتھ اپنے مال میں تصرف کر سکتا تھا ۔ اسی طرح اپنی اولاد میں سے بعض کو بعض پر وہ ترجیح بھی دے سکتا تھا ۔ لیکن اپنی اولاد میں سے کسی کو وہ محروم نہیں کر سکتا تھا ۔ اگر وصیت نہ ہوتی تو سارے بیٹے ترکہ میں برابر حصہ دار ہو تے ۔ اولاد نہ ہوتی تو جس کے حق میں وہ چاہتا وصیت کر سکتا تھا ۔ اگر بغیر وصیت کرنے کے وہ مرجاتا تو اس کے بھائی یا بھتیجے یا ان کے بیٹے یا پھر چچے اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو پھر ماموں وارث ہوتے ۔ عورت کو کوئی حق نہیں ملتا تھا ۔ اور اگر قریبی وارث نہ ہوتا تو دور کے رشتہ داروں میں سے کسی سمجھ دار مرد کو تلاش کر کے ترکہ دیا جاتا تھا ۔ اگر مرد کی طرف سے کوئی دور کا رشتہ دار نہ ہوتا تو اس کی بیوی کے دور کے رشتہ داروں کی تلاش ہوتی ۔ غرض یونانیوں میں وصیت کو خاص اہمیت حاصل تھی اس کے بعد ہی اولاد یا کسی اور رشتہ دار کے حق کا سوال پیدا ہوتا ۔

رومیوں کا قانون وراثت

پانچویں صدی عیسوی تک رومیوں میں وراثت کے متعلق بدوی قسم کا رواج تھا ۔ بدوی سے مراد خانہ بدوشانہ طرز معاشرت ہے ۔ مرنے والے کے بعد قومی حقوق کے لحاظ سے کسی کو اس کا نائب مقرر کیا جاتا ۔ وہ لڑائیوں میں اس کی قائم مقامی کرتا ۔ مرنے والے کو یہ بھی اختیار رہتا کہ وہ مرنے سے پہلے کسی کو اپنا قائمقام بنا جائے خواہ وہ اس کا اپنا بیٹا ہو یا کوئی دوسرا ۔ ایسا نامزد شخص اس کی جائداد میں بھی اس کا قائم مقام ہوتا اور کنبہ کی سرداری میں بھی اس کا نائب سمجھا جاتا ۔ بشرطیکہ قبیلہ اس کی سرداری کو تسلیم کرتا ۔ وصیت کے وقت سے ہی موصی لہٗ پورے اختیار کا مالک بن جاتا تھا اور موصی کو اُسے روکنے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا تھا ۔ لیکن اس میں چونکہ مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہوتی تھیں ۔ اس لئے بعد میں اس رواج میں یہ تبدیلی رونما ہوئی کہ موصی اپنی وفات تک پورے پورے اختیارات کا مالک ہوتا گویا وصیت . . . . . . کا نفاذ موصی کے مرنے کے بعد ہوتا

چھٹی صدی عیسوی میں رومن قوانین وراثت میں خاطر خواہ تبدیلی رونما ہوئی ۔ یہ واقعہ ظہور اسلام سے کچھ ہی پہلے کا ہے ۔ بہر حال اس تبدیلی کے نتیجہ میں مشرقی اقوام کی طرح رومیوں میں بھی قرابت وراثت کی بنیاد قرار پائی ۔ سب سے پہلے ترکہ میت کی اولاد کو ملتا ۔ اگر اولاد نہ ہوتی تو . . . . باپ دادوں کو ملتا ۔ اگر یہ بھی نہ ہوتے تو سگے بھائی یا ان کی اولاد حق دار ٹھہرتی ۔ اگر یہ بھی نہ ہوتے تو سگی بہنیں یہ نہ ہوں تو ان کی اولاد حق دار ہوتی ۔ اولاد میں لڑکے لڑکیاں برابر کے حصہ دار ہوتے ۔ فوت شدہ لڑکے کی اولاد اپنے چچاؤں کے ساتھ حصہ پاتی یعنی ان کو وہی حصہ ملتا جو ان کے باپ کو ملنا تھا ۔ بالفاظ دیگر وہ اپنے باپ کے قائمقام ہوتے ۔ ماں باپ کی موجودگی میں سگے بھائی وارث نہیں ہوتے تھے ۔ عورتیں مردوں کے برابر حصہ پاتیں ۔ باپ ماں ۔ دادا دادی ۔ بھائی بہن ۔ بیٹا بیٹی سب کو ایک جیسا حصہ ملتا ۔ قریبی رشتہ دار دور کے رشتہ داروں کو حق وراثت سے محروم کر دیتے ۔ اس طرح سگے بھائی بہنوں کی موجودگی میں سوتیلے بھائی بہنوں کو حصہ نہیں ملتا تھا لیکن باپ کی طرف سے سگے بھائی بہنیں ماں کی طرف سے سگے بھائی بہنوں کو محروم نہیں کرتے تھے بلکہ یہ سب وراثت میں برابر کے شریک ہوتے تھے اور سب کو برابر حصہ ملتا ۔ اگر مرنے والے کا کوئی رشتہ دار نہ ہوتا تو اس کا ترکہ قومی خزانہ میں چلا جاتا تھا یہ قانون اس لحاظ سے دلچسپ تھا کہ اس کی رو سے بیوی جو حصول جائیداد میں اپنے خاوند کی مدد و معاون ہوتی ہے حق وراثت سے محروم سمجھی جاتی تھی ۔

قدیم رومیوں کے قوانین وراثت میں نہ تو اتنی وسعت تھی اور نہ ایسی لچک جو قانون کی اصل روح ہوتی ہے خصوصاً معاملات کے بارے میں ان کے قوانین بڑے جامد قسم کے تھے ۔ لیکن چھٹی صدی عیسوی میں شہنشاہ جسٹینین نے تمام اصلاحات کے ساتھ ساتھ قوانین وراثت میں بھی اصلاح کی اور اب مغربی اقوام کے قوانین اسی اصلاح شدہ رومن قانون وراثت کا چربہ ہیں ۔ (باقی)

درخواست دعا

بورنیو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب مکرم بہت مخلص خادم سلسلہ ہیں ۔ ان کی زندگی عملاً خدمت دین کے لئے وقف ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین ثم آمین

قبول احمدیت کی دلچسپ سرگذشت

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت

ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روئیداد خود ان کے لئے تو ایمان افزا ہے ہی وہ دوسروں کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے ۔ مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو ۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے ۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے مگر اپنی افادیت و اہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی نقصان پورا نہیں ہو سکتا ۔ لہٰذا نظارت اصلاح و ارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلم بند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں اور اپنے حلقۂ احباب میں بھی اس کی پر زور تحریک کریں تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق و صداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے ۔

نوٹ ۱ :۔ جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے فوٹو بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں ۔

نوٹ ۲ :۔ اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری اعانت کر سکتے ہیں ۔

امید ہے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔ جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں وہ لکھوا کر بھیج دیں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے دوستوں کی خدمت میں ضروری گذارش

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں سپیشل گاڑیوں پر سفر کریں !

احباب کو معلوم ہے کہ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محکمہ ریلوے کی طرف سے سپیشل ٹرینوں کا انتظام کیا جاتا ہے ۔ امسال بھی حسب سابق مندرجہ ذیل مقامات سے سپیشل ٹرینیں چلائی جائیں گی ۔

(۱) لاہور سے ربوہ	۲۵/۱۲/۶۰	دو بجے بعد دوپہر
(۲) سیالکوٹ سے ربوہ	۲۵/۱۲/۶۰	صبح نو بجے
(۳) نارووال سے ربوہ	۲۵/۱۲/۶۰	صبح نو بجے

واپسی

(۱) ربوہ سے لاہور	۲۸/۱۲/۶۰	رات دس بجے
(۲) ربوہ سے سیالکوٹ	۲۹/۱۲/۶۰	صبح چھ بجے
(۳) ربوہ سے نارووال	۲۹/۱۲/۶۰	صبح سات بجے

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان سپیشل گاڑیوں پر سفر کریں ۔ پچھلے سال نارووال کی سپیشل گاڑی میں واپسی کے لئے کم سواریاں تھیں ۔ جس کی وجہ سے شاہدرہ میں گاڑی کو ختم کر دیا گیا ۔ اس لئے اس سال آنے والے احباب کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنی اس جگہ کا ٹکٹ لیں جس جگہ سے وہ آتی دفعہ سوار ہوئے تھے

امراء جماعت و پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ سپیشل گاڑیوں کے متعلق احباب کو بار بار مطلع کرتے رہیں اور اس بات کی تلقین فرمائیں کہ احباب آتے ہوئے بھی اور واپسی پر بھی سپیشل گاڑیوں پر ہی سفر کریں ۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کا

پروگرام

۱۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ سے کم از کم نصف گھنٹہ پہلے موجود ہوں تاکہ جماعت کو منظم صورت میں ترتیب دے کر بروقت ملاقات شروع کرا سکیں۔

۲۔ جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت کے معین تعداد میں افراد کی ملاقات ضرور ختم ہو جائے۔ امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

۳۔ حضور کی طبیعت چونکہ ابھی خراب ہے اور کمزوری بھی ہے۔ اس لئے ساری جماعت کا ملاقات کرنا مشکل ہے۔ جماعتوں کو جو معین تعداد افراد لکھی گئی ہے اس میں صحابہ، مقامی عہدیداران اور مخلصین کو مقدم کریں۔ نیز احباب پرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خاص خیال رکھیں۔ تاکہ حضور اقدس کی تکلیف یا کوفت کا باعث نہ بنیں۔ ملاقات کے وقت صرف امراء ضلع مصافحہ کر سکیں گے۔ باقی احباب صرف زیارت کرتے ہوئے سامنے سے گذر جائیں گے۔

۴۔ جو جماعت کسی اچانک پیش آ جانے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے یا مقررہ وقت پر حضور کی صحت اجازت نہ دے تو اس جماعت کے لئے اور کوئی وقت تجویز کرنا مشکل ہوگا۔ اس لئے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

۵۔ ملاقات صبح ۹ بجے اور شام کو ۴½ بجے شروع ہوا کرے گی۔ لہذا وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملاقاتیوں کا پہنچنا از بس ضروری ہے۔

۶۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کے وقت کرواتے جائیں۔

۷۔ بیعت کرنے والے دوست ۲۸ر دسمبر ۴ بجے شام اور ۲۹ر دسمبر ۹ بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر اپنے نام درج کروا دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

پروگرام ملاقات جلسہ سالانہ

نمبر شمار	نام جماعت	منٹ
	۲۶ر دسمبر صبح (۹ سے ۹½ تک)	
۱۔	سیالکوٹ شہر و ضلع	۲۲
۲۔	بہاولپور۔ بہاولنگر۔ رحیم یار خاں	۸
	۲۶ر دسمبر شام (۴½ تا ۵ بجے)	
۳۔	سرگودھا شہر و ضلع	۱۱
۴۔	لائل پور شہر و ضلع	۱۳
۵۔	جھنگ شہر و ضلع	۵
	۲۷ر دسمبر صبح (۹ تا ۹½ بجے تک)	
۶۔	کراچی و مضافات	۱۰
۷۔	حیدر آباد و خیر پور ڈویژن	۱۲
۸۔	کیمل پور شہر و ضلع	۲
۹۔	میانوالی شہر و ضلع	۲
۱۰۔	مظفر گڑھ شہر و ضلع	۲
	۲۷ر دسمبر شام ۴½ تا ۵ بجے شام تک	
۱۱۔	کوئٹہ و قلات ڈویژن	۵
۱۲۔	آزاد کشمیر	۳
۱۳۔	ملتان شہر و ضلع	۱۲
۱۴۔	لاہور شہر و ضلع	۱۰
	۲۸ر دسمبر صبح (۹ تا ۹½ بجے)	
۱۵۔	راولپنڈی شہر و ضلع	۱۰
۱۶۔	پشاور ڈویژن و ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۰
۱۷۔	منٹگمری شہر و ضلع	۱۰
	۲۸ر دسمبر شام ۴½ تا ۵ بجے شام)	
۱۸۔	گوجرانوالہ شہر و ضلع	۱۲
۱۹۔	بیعت	۱۰
۲۰۔	گجرات شہر و ضلع	۱۲
	۲۹ر دسمبر صبح (۹ تا ۹¾ بجے تک)	
۲۱۔	جہلم شہر و ضلع	۷
۲۲۔	شیخوپورہ شہر و ضلع	۱۰
۲۳۔	ڈیرہ غازیخاں	۴
۲۴۔	بیعت	۱۰
۲۵۔	مشرقی پاکستان	۲
۲۶۔	قادیان	۵
۲۷۔	بھارت	۲
۲۸۔	ممالک بیرون	۲

واقفین کی ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلص واقفین کی ضرورت ہے جو اسلام کے شیدائی ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں دینی علوم سے شغف اور دلچسپی و واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں۔ اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری فرض شناسی اور دیانت کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں وقف کی درخواستیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں بھجوائی جانی چاہئیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قابل تقلید نمونہ

جماعت احمدیہ کراچی نے اپنے محبوب وطن پاکستان میں تعلیم و اصلاح اور رفاہ خلق کی اہمیت و ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس سال وقف جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے نیز اس کے علاوہ مبلغ دو ہزار روپیہ پچھلے سال کا بقایا بھی وصول کر کے بھجوا دیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جلسہ سالانہ تک مزید وصولی کی کوشش کی جاوے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کراچی کی یہ ہمت اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کامیاب کوشش یقیناً قابل داد اور قابل تقلید ہے۔ تمام امراء کرام اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنی جماعتوں کے بقایا جات وصول کر کے بھجوائیں۔ اور جن جماعتوں کے ذمہ پچھلے سال کا بھی بقایا ہو وہ اسے بھی ادا فرما کر اپنے فرض سے سبکدوش اور ہمارے معاون ہوں تاکہ ۲۵؍۱۲ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہونے والی فہرست میں ان کی جماعت کا نام ضرور شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ دوستوں کو توفیق بخشے۔ اور آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی قاضی غلام نبی صاحب عرصہ چار ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور اب ان کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ برادر مشفق کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار قاضی محمد منیر صدر محلہ دارالیمن ربوہ)

۲۔ مکرم حکیم علی احمد صاحب مسلم کرتو ضلع شیخوپورہ کافی عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا آ رہے ہیں جملہ احباب کرام کی خدمت میں ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالواحد انچارج اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

۱۔ مجالس کی طرف سے انتخابات بہت کم تعداد میں موصول ہوئے ہیں۔ ہمارا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ نئے سال کو شروع ہوئے ایک مہینہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے جن مجالس میں ابھی تک یہ انتخاب نہیں ہوئے انہیں فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ انتخاب ہر مجلس میں ہونا ضروری ہے۔

۲۔ مجالس کی طرف سے ماہانہ کارگذاری کی رپورٹیں باقاعدگی سے موصول نہیں ہو رہیں حالانکہ کسی مجلس کی بیداری اور کارکردگی کا اندازہ اس کی ماہانہ رپورٹوں سے ہی ہو سکتا ہے پس مجالس اس طرف خاص توجہ دیں اور باقاعدگی سے رپورٹیں بھجوائیں۔

۳۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں خدمت کے بہت بڑے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارا کام ہی خدمت کرنا ہے۔ اس لئے خدام کو اس موقعہ سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مقامی خدام مختلف ڈیوٹیوں پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ مزید خدام کی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے بیرونی خدام کے لئے بھی ثواب کے مواقع موجود ہیں لہٰذا ایسے خدام جو جلسہ کے دنوں میں مختلف خدمات انجام دینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے ناموں سے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع دیں تا ان کے لئے مناسب ڈیوٹی تجویز کی جا سکے۔

۴۔ مجالس مندرجہ ذیل فہرستیں معہ کوائف جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں

۱۔ نمبر شمار ۲۔ نام ۳۔ ولدیت ۴۔ تاریخ پیدائش ۵۔ موجودہ عمر ۶۔ تعلیم ۷۔ کیا فارم رکنیت پُر کر دیا ہے یا نہیں۔ ۸۔ اگر پُر کیا ہے تو ابتداءً کس مجلس میں پُر کیا تھا۔ ۹۔ دیگر کوائف۔ نیز جن خدام نے فارم رکنیت ابھی تک پُر نہیں کئے ان سے فوری طور پر فارم رکنیت پُر کروا کر مرکز میں بھجوائے جائیں۔ پنسل سے کوئی فارم پُر نہ کیا جائے۔ اگر مطبوعہ فارم موجود نہ ہوں تو مرکز سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

۵۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کم و بیش پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر کرنے کا جو اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں تمام تقاریر مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل ہوں گی۔ اس مضمون کو اپنی زبان میں ترجمہ کر کے بیان کرنا ہو گا۔

”اے تمام لوگو! سن رکھو۔ کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔“

جو دوست اس اجلاس میں کسی زبان کی نمائندگی کرنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام سے مطلع فرمائیں۔ نیز اس زبان میں اقتباس بالا کا ترجمہ مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے پتہ پر جلد از جلد بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

الفرقان کا حضرت حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفرقان کا یہ خاص نمبر پوری آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے۔ سابقہ خریدار حضرات کو انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶ دسمبر کو بذریعہ ڈاک روانہ ہو گا اور نئے خریدار جلسہ سالانہ پر حاصل کر سکیں گے۔ یہ نمبر ایک یادگاری نمبر ہو گا۔ احباب کو واسطے ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیئے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔ اس خاص نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہو گی۔

(ابو العطاء جالندھری۔ ربوہ)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کی ٹانگ میں جو شدید درد تھی احباب کرام کی دعاؤں سے قدرے افاقہ ہے۔ لیکن چل پھر نہیں سکتا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور تمام پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

(بشیر احمد مالی ظفر آباد اسٹیٹ)

جہلم میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا ورود

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب آزاد کشمیر کا دورہ مکمل کرتے ہوئے واپسی پر جہلم میں اچانک تشریف لائے۔ پھر بھی آپ کی آمد کی خبر برقی رو کی طرح پھیل گئی نماز مغرب میں کافی دوست مسجد میں تشریف لے آئے۔ صاحبزادہ صاحب نے مغرب کی نماز مسجد احمدیہ میں ادا فرمائی۔

آج کی نماز میں بھی کثرت سے دوست اور بہنیں شامل ہوئیں۔ نماز مکرم صاحبزادہ صاحب کی اقتدار میں ادا کی گئی۔ اور نماز کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صوفی علی محمد صاحب واقف جدید نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد صاحبزادہ صاحب نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے مسجد کی مرمت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور پرزور تحریک کی کہ اس کی تعمیر و مرمت کا کام جلد از جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ اور دوستوں کو ہر قسم کے اختلافات چھوڑ کر محبت و یگانگت سے سلسلہ کے کام سرانجام دینے چاہئیں۔ اتحاد اور اتفاق سے ہی ہم دینی امور کو کما حقہٗ سرانجام دے سکتے ہیں۔ تقریر کے بعد آپ نے چندہ وقف جدید کے متعلق بھی تحریک فرمائی کہ اس تحریک میں بھی احباب کے ذمہ جو بقایا جات ہیں وہ جلد از جلد ادا کر دیں۔ کیونکہ دفتر کو ان دنوں پیسوں کی بہت ضرورت ہے۔

آپ کی تقریر قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ یہ ساری تقریر اصلاحی اور تربیتی پہلو لئے ہوئے تھی۔ جس سے حاضرین از حد محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد آپ صبح آٹھ بجے واپس لاہور بذریعہ بس تشریف لے گئے۔

(عبد الحلیم قائد خدام الاحمدیہ جہلم)

جماعت احمدیہ پشاور کے تربیتی جلسے

۲۲ نومبر۔ حلقہ سول کوارٹرز جماعت احمدیہ پشاور کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم میاں عبد اللطیف صاحب پریذیڈنٹ حلقہ ہذا بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے احباب جماعت کو اپنے نفس کی اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس طرح آپ نے مستورات کو بھی اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ — ۲۴ نومبر۔ حلقہ وسطی جماعت احمدیہ پشاور کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم بختیار احمد صاحب پریذیڈنٹ حلقہ ہذا۔ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محمد اسلم صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے احباب جماعت کو اصلاح و ارشاد کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دوستوں کو اپنے نفس کی اصلاح کی تلقین کی۔ اس کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ مختلف سوالات کئے گئے جن کا جواب بڑے احسن طریقہ سے دیا گیا۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(نائب سیکرٹری اصلاح و ارشاد و تعلیم جماعت احمدیہ پشاور)

مجلس مذاکرہ علمیہ کراچی کے زیر اہتمام ایک تقریر

بروز اتوار احمدیہ ہال میں مجلس مذاکرہ علمیہ کا ماہانہ جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت مولوی قمر الدین صاحب نے فرمائی [illegible] مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے نجات دہندہ کے عنوان پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ بعد میں مولانا عبد المالک خانصاحب نے چند سوالات کے جوابات دئیے اور صاحب صدر کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(سیکرٹری نشر و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی)

ولادت

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۰ء بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو نواسہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مذکور شمس الحق شاہد پسر قریشی سراج الحق صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ کا بیٹا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی زندگی عطا فرماوے۔ دینی دنیوی ترقیات عطا فرمائے اور سچا خادم دین بنائے۔

(رشید احمد ایجنٹ اخبار الفضل سرگودھا)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضرور ی تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۸۶ میں امۃ السلام زوجہ محمود احمد صاحب سید قوم ملک گگے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) میرا حق مہر مبلغ ... روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

(۲) میرے زیورات طلائی وزنی تین تولہ قیمت چار سو روپے صرف ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) انگوٹھی ۳ عدد (۲) کانٹے ایک جوڑی (۳) کنٹھہ ایک عدد۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ امۃ السلام

گواہ شد محمود احمد سید واقف زندگی خاوند موصیہ۔ موصی ... دفتر وکالت تبشیر ربوہ

گواہ شد۔ سید عبد الحی شاہ ... نظارت اصلاح

بارشاد صدر انجمن احمدیہ ۶۰-۱۱-۱

نمبر ۱۵۸۸۷:- میں اختر النساء بنت ملک عبد اللہ خان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو کہ اس وقت پانچ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

زیورات۔ کانٹے طلائی وزن ۲½ تولہ قیمت -/۲۷۰ روپے انگوٹھی طلائی ۶ ماشہ قیمت -/۶۰ روپے گھڑی Watch wrist قیمت -/۱۷۵ کل ۵۰۵ روپے

راقم الحروف کیپٹن ملک عبد اللہ خان پنشنر والد موصیہ مذکور۔

الامۃ: اختر النساء بنت ملک عبد اللہ خان

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۶۰/۱۱/۲

گواہ شد:- ملک عبد اللہ خان ولد ملک عبد الستار آف دولیال ضلع جہلم۔

نمبر ۱۵۸۸۸ میں محمد علی ولد حسین بخش صاحب قوم سندھو پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن شورا کوٹھی ۵۰ ... گلبرگ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ کاروبار پھیری کے اوسطاً -/۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد محمد علی مکان ۳۱ شورا کوٹھی گلبرگ لاہور

گواہ شد:- عبد الواحد صدر حلقہ دھرم پورہ لاہور ۶۰/۱۱

گواہ شد:- محمد حسین احمد صدر جماعت احمدیہ حلقہ لاہور چھاؤنی - ۶۰/۱۱

الفضل میرا شتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

یکم جنوری ۱۹۶۱ء سے ملک بھر میں اعشاری سکوں کی ترویج کے انتظامات

"اٹھنی اور چونی کی جگہ پچاس اور پچیس پیسے کے سکے بعد میں رائج کئے جائیں گے"

کراچی ۱۰ دسمبر۔ وزارت خزانہ کے سیکرٹری مسٹر محمد ایوب نے کل یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اعشاری نظام زر یکم جنوری سے ملک بھر میں نافذ ہو جائے گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ نئے نظام کی ترویج میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی کیونکہ حکومت گذشتہ ایک سال سے انتظامات کر رہی ہے۔ آپ نے ان انتظامات کی وضاحت بھی کی جو حکومت نے اس سلسلہ میں کئے ہیں۔

مسٹر محمد ایوب کل صبح یہاں وزارت اطلاعات و قومی تعمیر نو کے محکمہ اطلاعات کے پریس روم میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے آپ نے بتایا کہ نئے نظام کے تحت روپے کا نام اور قیمت وہی رہے گی جو اب ہے۔ ایک روپے کے ایک سو برابر حصے ہوں گے اور ہر حصہ پیسہ کہلائے گا۔ روپے کی موجودہ قیمت سولہ آنے یا چونسٹھ پیسے یا ایک سو بانوے پائیاں ہیں۔ اٹھنی اور چونی کے موجودہ سکے بالترتیب پچاس پیسہ اور پچیس پیسہ کہلائیں گے نئے نظام میں دونی۔ اکنی۔ ٹکے اور ایک پیسہ کے موجودہ سکوں کے متبادل سکے نہیں ہونگے۔ ان کی جگہ دس پیسہ، پانچ پیسہ اور ایک پیسہ کے سکے جاری کئے جائیں گے۔

وزارت خزانہ کے سیکرٹری نے بتایا کہ دس پانچ اور ایک پیسہ کے سکے یکم جنوری سے جاری ہو جائیں گے۔ لیکن اٹھنی اور چونی کے موجودہ سکے جاری رہیں گے اور ان کی جگہ پچاس اور پچیس پیسہ کے سکے بعد میں جاری کئے جائیں گے۔

آپ نے بتایا کہ اعشاری نظام زر کی ترویج میں لمبے زیادہ سکے ڈھالنے میں دشواری کی بناء پر پس و پیش کیا جا رہا تھا۔ اس وقت تقریباً چھ نوے کروڑ روپے کی مالیت کی دونیاں۔ اکنیاں ٹکے اور پیسے سرکولیشن میں ہیں ملک کی ٹکسالیں ہر سال بیس کروڑ روپے کی مالیت کے متذکرہ سکے ڈھال سکتی ہیں آپ نے بتایا کہ ایک ہی تاریخ سے تمام نئے سکوں کا اجراء ممکن نہیں۔ سیکرٹری خزانہ نے کہا کہ اعشاری نظام زر میں تاخیر اس وجہ سے بھی کی گئی ہے کہ لوگوں کو پرانے سکوں کی جگہ نئے سکے بدلنے کے لئے معقول وقت مل جائے۔

بلوباقبائل اور کاٹنگا کے دستوں میں جھڑپ

الزبتھ ول ۹ دسمبر۔ وزارت اطلاعات نے کل رات اعلان کیا کہ بلوباقبائلی سے جھڑپ میں کاٹنگا کی فوج کے پانچ افریقی سپاہی ہلاک اور چار زخمی ہو گئے اس جھڑپ میں تیس قبائلی ہلاک ہو گئے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ محترم راجہ بشیر الدین احمد صاحب مڈھ رانجھہ کو لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام سفیر الدین احمد تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نومولود جو مکرم راجہ صاحب کی دو بچیوں کے بعد پہلا فرزند ہے خاکسار کا بھانجا اور ماسٹر امام علی صاحب سابق سیکرٹری مال بھیرہ کا نواسہ ہے۔ محترم راجہ صاحب نے اس خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل دئے ہیں
(فضل الٰہی انوری پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴